عبادات کی باتصویر فقہ

اِحکام الاِسلام کی آسان تعلیم

طہارہ / پاکی	نماز	روزہ	زکوۃ	حج



www.al-feqh.com

د. عبداللہ بن سالم باہمام

مترجم
ڈاکٹر حبیب اللہ خان

نظر ثانی
سجاد آحمد

امام اور مقتدی

https://www.al-feqh.com/ur

۱۲ امامت اور اقتداء

مندرجات/مشتملات

امامت کا زیادہ حقدار

امام اور مقتدیوں کے کھڑے ہونے کی جگہ

عورتوں کے کھڑے ہونیکی جگہ

امام کی اقتداء کے احکامات

امام سے آگے ہونا

امامت کے زیادہ حقدار کا بیان

نیچے دی گئی ترتیب پر امام کا تعیّن کیا جائے گا۔

سب سے پہلے امامت کا مستحق ہے اللہ کی کتاب کا سب سے بڑا قاری اور یہ وہ آدمی ہے جو اللہ کی کتاب کا حافظ بھی ہو اور اسکے احکام کو سمجھنے والا بھی ہو۔

دوسرے نمبر پر امامت کا مستحق ہے وہ آدمی جو سنت کا سب سے بڑا عالم ہو۔اس کو زیادہ پڑھنے والا، وہ اسکے احکام کو زیادہ سمجھنے والا ہو۔

تیسرے نمبرپر امامت کا وہ آدمی مستحق ہے جوہجرت کے اعتبار سے مقدّم ہو یعنی وہ آدمی جو کفر کے شہروں سے اسلام کے شہروں کی طرف ہجرت کرنے کے اعتبار سے مقدّم ہو۔ اگر یہ ہجرت نہ ہو تو، توبہ اور گناہوں سے ہجرت کے اعتبار سے مقدّم ہو۔

چوتھے نمبر پر وہ آدمی مستحق ہے جو عمر کے اعتبار سے بڑا ہے اور عمر کا اعتبار اس وقت کیا جائے گا جب پہلے ذکر کی گئی چیزوں میں سب برابر ہوں۔اور دلیل ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی سابقہ حدیث ہے۔ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "قوم کی امامت کتاب اللہ کا قاری کرے۔ اگر قرات میں برابری ہو تو سنّت کو زیادہ جاننے والا ہو۔ اگر سنت میں بھی برابر ہوں تو ہجرت کے اعتبار سے مقدّم ہو امامت کرائے۔ اگر ہجرت میں بھی ایسا ہو تو جو اسلام کے اعتبار سے مقدّم امامت کرائے "[۱]

۔ اس ترتیب کا اس وقت لحاظ رکھا جائے گا جب مسجد کا کوئی امام مقرر کیا جا رہا ہو یا لوگوں کی جماعت میں کوئی تنخواہ والا امام نہ ہو (امام براتب: اس امام کو کہتے ہیں جس کی تقرری بطور تنخواہ مسجد میں ہوئی ہوتی ہے) اور اگر لوگوں کی جماعت میں کوئی مقرر امام ہو یا گھر کا مالک ہی امام ہو یا خاندانی امام میں سے کوئی آدمی موجود ہو تو وہ دوسروں پر امامت میں مقدم ہے یعنی امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ کیونکہ رسول ﷺ اللہ فرماتے ہیں "کوئی بھی آدمی دوسرے آدمی کو اس کی بادشاہی میں اسکی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے اور نہ ہی اسکے گھر میں اس کے ساتھ مخصوص تکیہ پر اسکی اجازت کے بغیر بیٹھے"[۲]

امام اور مقتدیوں کی جگہ

۱۔ جب مقتدی اکیلا ہو تو سنت یہ ہے کہ امام کے دائیں جانب اسکے برابر کھڑا ہو۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں» ایک رات میں نے نبی ﷺ پاک کے سات نماز پڑھی۔ میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے میرے سر کو پیچھے سے پکڑا اور دائیں جانب کھڑا کر دیا"[۳]

۲۔ اگر لوگ دو یا اس سے زیادہ ہوں تو امام ان کے سامنے یعنی صف کے درمیان میں کھڑا ہوگا کیونکہ حضرت جابر اور جبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "کہ نماز پڑھنے کے لیےان میں سے ایک آپکے دائیں جانب کھڑا ہوا اور دوسرا بائیں جانب کھڑا ہو۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے ہمارے ہاتھوں کو پکڑا اور پیچھے ہٹایا حتیٰ کہ پیچھے کھڑے ہو گئے"۔[۴]

۳۔ صف کے پیچھے اکیلے کی نماز: منفرد کی نماز صف کے پیچھے بغیر کسی عذر کے درست نہیں ہے البتہ اگر صف پوری ہو جائے اور کہیں بھی کھڑے ہونے کی جگہ نہ ہو تو پھر جائز ہے۔

عورتوں کے کھڑے ہونیکی جگہ

۱۔ جب عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں تو سنت یہ ہے کہ انکی امام انکے درمیان کھڑی ہو، ان سے آگے کھڑی نہ ہو۔

۲۔ جب مرد عورت کو امامت کرائے تو عورت اسکے پیچھے کھڑی ہو اور جب مردوں کے ساتھ نماز پڑھے تو صف کے پیچھے کھڑی ہو۔

۳۔ جب عورتوں کی جماعت مردوں کے ساتھ نماز پڑھے تو سنت یہ ہے کہ مردوں کے پیچھے کھڑی ہو۔ اور انکی صفیں مردوں کی صفوں کہ طرح ہوں گی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے

(۱) مسلم سے روایت ہے

(۲) مسلم سے روایت ہے

(۳) جس پر مسلم اور بخاری متفق ہوں۔

(۴) رواہ مسلم

https://www.al-feqh.com/ur/امام-اور-مقتدی

https://www.al-feqh.com/ur

شک رسول ﷺ اللہ نے فرمایا "عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور بد ترین اوّل ہے"[1]



عورتوں کی نماز کی تصویر



عورت کا مردوں کے قریب کھڑے ہونے کی تصویر

امام کی اقتداء کے احکام

۱۔ امام کی اقتداء اس شخص کے لیے صحیح نہیں ہے جو اپنے گھر میں ہو اور مکبر یا سپیکر کی آواز پر اکتفا کرتے ہوئے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا شروع کر دے۔

۲۔ امام کی اقتداء مسجد کے باہر صحیح ہے جب صفیں ملی ہوئی ہوں۔

۳۔ مقتدیوں کے لیے امام کی اقتداء صحیح ہے اگر وہ چھت پر ہوں یا امام سے نیچے تہہ خانے میں ہوں۔ جب وہ امام کی آواز کو سنیں۔

۴۔ نفل ادا کرنے والے کے لیے، فرض ادا کرنے والے کی اقتداء صحیح ہے۔ یا اسکے برعکس جیسے عشاء کی نماز تراویح پڑھانے والے امام کے پیچھے یا اس شخص کے پیچھے جو فوت شدہ نماز پڑھ رہا ہو تاکہ اسکو جماعت کا اجر مل سکے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں "حضرت معاذ نبی ﷺ پاک کے ساتھ نماز ادا کرتے پھر واپس آکر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے"[2]

(۱) رواہ ابن ماجہ
(۲) رواہ البخاری



مسجد کے باہر امام کی اقتداء کرنے کی تصویر

امام سے آگے بڑھنا

۱۔ مقتدی کے لیے مشروع یہ ہے وہ امام کی اتباع کرتے ہوئے جو کام امام کرے اسکے فوراً بعد وہی کام مقتدی بھی کرے ۔ رسول ﷺ اللہ فرماتے ہیں «کہ امام کو امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو آپ بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع میں جائے تو آپ بھی رکوع میں چلے جاؤ اور جب وہ سجدہ میں چلا جائے تو آپ بھی سجدہ میں چلے جاؤ"۔[3]

۲۔ امام سے آگے بڑھنا حرام ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس سے سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ "کیا تم میں سے کوئی آدمی اس سے نہیں ڈرتا کہ اگر وہ امام سے آگے پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے سجدہ یا رکوع سے سر پہلے اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں اور جسم کو گدھے کے جسم میں تبدیل کر دیں گے ۔"[4]

۳۔ جو غلطی سے امام سے آگے بڑھ گیا تو اس پر واجب ہے کہ وہ واپس لوٹے اور اسکی اتّباع کرے۔

ناپاک شخص کے پیچھے نماز

ناپاک کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے البتہ اگر وہ اپنی ناپاکی کو نہیں جانتا تھا اور نماز ختم ہونے کے بعد پتہ چل گیا تو اس صورت میں مقتدی کی نماز ٹھیک ہے اور امام پر نماز کو واپس لوٹانا واجب ہے۔

(۳) متفق علیہ
(۴) متفق علیہ

https://www.al-feqh.com/ur/امام-اور-مقتدی